

## 13759- مسلمان لوگوں کی نظر میں

سوال

دوسرے لوگوں کی نظر میں کے سبب سے مسلمان کن مشکلات سے دوچار ہیں؟

پسندیدہ جواب

بعض اوقات مسلمان دوسروں کی نظر میں اور اپنے دین پر عمل کرنے کی بنا پر ایذا و تکلیف سے دوچار ہوتے ہیں، لیکن انہیں جتنی بھی اذیت آئے تکالیف آئیں ان کے لیے کسی بھی صورت میں یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے اندر بھی ذلیل ہوں اور اسلام کو ناپسند کرنا شروع کر دیں۔

بلکہ وہ تو اس میں صبر کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے لیے اور اس کے راستے میں ہی اسے برداشت بھی کرتے ہوئے اس کے اجر و ثواب کی نیت رکھتے ہیں۔

ان کے مالک و رب والہ کا فرمان ہے :

﴿تُمْ نَهْ تُو سَتِّيْ كَرْ وَارْنَهْ هِيْ عَمَلِكِنْ ہُوْ تِمْ هِيْ غَالِبِ رَهُوْگَهْ اَگْرِ تِمْ اِيمَانِ دَارِ ہُوْ). آل عمران (139﴾۔

اور بعض کفار جو کچھ مسلمانوں کے ساتھ کرتے ہیں وہ تین اسباب میں سے ایک سبب کی بنا پر ہے :

یا تو وہ کافر اسلام اور اس کی عظمت سے جا حل ہے اور اسے یہ علم نہیں کہ دین اسلام ہی دین حق ہے تو اس بحالت کی بنا وہ مسلمانوں کو اذیت و تکلیف دیتا ہے۔

یا پھر اسے یہ علم ہے کہ دین اسلام ہی دین حق ہے لیکن وہ دشمنی و عناد اور تکبر کی بنا پر مسلمانوں کو اذیت دیتا ہے۔

اور یا پھر اسے اسلام اور مسلمانوں کی فضیلت کا علم ہے لیکن وہ یہ کام اسلام اور مسلمانوں سے حد کی وجہ سے کرتا ہے۔

اور اس کے باوجود مسلمان اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ دین اسلام عزت و کرامت کا دین ہے اور دنیا و آخرت میں یہی دین رفعت و بلندی ہے جو بھی اس پر عمل پیرا ہو گا اللہ تعالیٰ اسے عزت و بلندی عطا کرے گا اور جو اس سے پیچھے ہٹے گا تو وہ صرف اپنے آپ کو ہی نقصان پہنچانے گا۔

ہمیں اسلام نے تعلیمات دیتے ہوئے یہ تعلیم بھی دی ہے ہم مسلمان ہی قوی اور عزت والے ہوں گے، اور اسی کے بارہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(قوت والا مون اللہ تعالیٰ کے ہاں ایک ضعیف اور کمزور مومن کے مقابلہ میں زیادہ محبوب اور بہتر ہے اور خیر و بھلائی تو دونوں میں ہے) صحیح مسلم حدیث نمبر (4816)۔

ہمیں اسلام یہ حکم دیتا ہے کہ : ہم میں سے بڑے چھوٹوں پر رحم کریں اور ان کے ساتھ رحمتی سے پیش آئیں۔

اس کا حکم دیتے ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جو چھوٹوں پر رحم کی عزت نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں) سنن ترمذی حدیث نمبر (1842) اور علامہ البانی رحمہ اللہ تعالیٰ نے صحیح ترمذی (1565) میں اسے صحیح کہا ہے۔

اور ہمیں اسلام یہ بھی حکم دیتا ہے کہ ہم آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ بھی رحمتی سے پیش آئیں اور اس کے مقابلہ میں ہم کفار پر سخت ہوں اور ان کے ساتھ شدت سے پیش آئیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

۔) محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے رسول میں اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کفار پر توبہت ہی سخت ہیں اور آپس میں بہت ہی زمی کرنے والے رحمدل ہیں۔ (الفتح 29)

اور ہمارا دین ہمیں یہ اجازت دیتا ہے کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں کی عورتوں سے شادی کر لیں لیکن یہ جائز نہیں کہ ہم یہودیوں اور عیسائیوں کو اپنی بیٹیاں دیں۔

اس لیے کہ یہودی اور عیسائی ہم سے کم مرتبہ رکھتے ہیں اور ہماری عورتیں ان سے اعلیٰ درجہ رکھتی ہیں، اور اس لیے نیچے والا اور والے سے بلند نہیں نہیں ہو سکتا، اور اسلام علویتندی والا ہے اس کے اوپر کوئی نہیں جاسکتا، اور ہم ان کے انبیاء پر ایمان رکھتے ہیں لیکن وہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں رکھتے۔

ہمیں ہمارا دین یہ حکم دیتا ہے کہ ہم انہیں جزیرہ عربیہ نے نکال باہر کریں اور ان میں سے کسی ایک کو بھی نہ رہنے دیں اس لیے کہ جزیرہ عربیہ رسالت کی سر زمین ہے اس لیے یہ جائز نہیں کہ ہم اسے کفار کی نجاستوں سے گنہ کریں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جزیرہ عربہ سے مشرکوں کو نکال دو) صحیح بخاری حدیث نمبر (2932) صحیح مسلم حدیث نمبر (3089)۔

اور ہمارا دین ہمیں یہود و نصاریٰ کے پرتوں میں کھانے سے منع کرتا ہے لیکن اگر ان کے علاوہ کوئی اور برتن نہ ملیں تو ہم اسے اچھی طرح دھونے کے بعد استعمال کر سکتے ہیں۔

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے جب اہل کتاب کے پرتوں کے بارہ میں یوچھا گیا تو آیہ نے فرمایا:

(اگر تم ان کے برتوں کے علاوہ کوئی اور برتن حاصل کر لو تو ان کے برتوں میں نہ کھاؤ اور اگر ان کے علاوہ کوئی اور برتن نہ مل سکیں تو انہیں دھو کر ان میں کھایا کرو) صحیح بخاری حدیث نمبر (5056) صحیح مسلم حدیث نمبر (3567) اور مندرجہ بالا الفاظ مسلم کے ہیں۔

ہمیں ہمارا دین خیف اس سے منع کرتا ہے کہ ہم بس میں کفار سے مشابہت اختیار کریں اور یا پھر کھانے پینے اور عادات میں ان کی تقلید اور نقل کریں، اس لیے کہ ہمارا مرتبہ کفار سے اونچا ہے اور کفار ہم سے نیچے ہیں، اور اصول یہ ہے کہ بلندی والا نچلے درجے والے کی مشابہت اختیار نہیں کرتا۔

بکلہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اس بات کی وعید سنائی ہے کہ جو بھی کفار سے متابحت اختیار کرے گا وہ ان کے ساتھ جنم میں جانے گا اور یہ جگہ بہت سی بڑی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(جو بھی کسی قوم سے مشاہد اخیار کرتا ہے وہ انہی میں سے ہے) سنن ابو داود حدیث نمبر (3512) علامہ ابافی رحمہ اللہ تعالیٰ اس حدیث کے بارہ میں فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے دیکھیں صحیح ابو داود حدیث نمبر (3401).

ہمارے بھی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا ہے کہ قدرت و استطاعت رکھتے ہوئے کفار سے جگ و لڑائی کریں اور ان کے مالک پر چڑھائی اور حملہ کرنے سے قبل تین اختیارات دیں یا تو اسلام قبول کر لیں تو وہ ہماری طرح ہوں کے جو ہمارے حقوق میں وہی ان کے ہوں گے۔

یا پھر ذلیل و رسولو کا پہنچ سے جزیرہ (یکس) دیں، اور یا پھر لڑائی کریں جس سے ان کے خون و مال اور اولاد اور سر زمین حلال ہو جائے گی اور وہ مسلمانوں کے لیے مال غنیمت بنے گا

بلاشبہ دین اسلام آسمانی دین ہے جو بندے اور اس کے رب کے درمیان بلا واسطہ تعلق قائم کرتا ہے تو بندہ جب چاہے اپنے رب کی عبادت کرے اور جب چاہے اسے پکارے اس لیے کہ وہ اپنے رب سے عبادت کا رابطہ قائم کیتے ہوئے ہے اور اس کی طرف متوجہ ہے اور اس کے سامنے ہی گریہ زاری کرتا ہے جو کسی بھی درویش و راہب و پیر و قریم کے واسطے کا محتاج نہیں !!۔

اور نہ بھی پیر و قریم کی کرامتوں کا محتاج ہے بلکہ اللہ واحد قمار کے ساتھ بلا واسطہ متوجہ ہوا جاتا ہے۔

اور جو کچھ آج آپ دیکھ رہے ہیں کہ مسلمانوں پر یہود و نصاری کا تسلط ہے اس کا سبب مسلمانوں کا اپنے دین پر عمل کرنے میں سستی اور جہاد فی سبیل اللہ کی تیاری کا ترک کرنا اور دنیا کے مال متعار سے محبت ہے جس نے ان کے دلوں سے اللہ تعالیٰ اور دار آنحضرت کی محبت ختم کر دیا ہے۔

اس لیے آپ دیکھتے کہ آج مسلمانوں کا خون بلا قدر قیمت اور بلا دریغ بھایا جا رہا ہے ان کے گھر بغیر کسی قیمت کے منخدم کیے جا رہے ہیں اور ان کی رو جیں تلکیفیں بھیل رہی ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ نے تو چ کہا ہے کہ :

۔۔۔ تمہیں جو بھی مصیبیں آتی ہیں وہ تمہارا ہاتھ کی کمائی ہے اور اللہ تعالیٰ بہت سی معاف بھی کر دیتا ہے ۔۔۔

آج جو ذلت و رسولی ہے وہ ہم مسلمانوں نے خود بھی کمائی ہے نہ کہ اس کا سبب اسلام ہے لیکن جب ہم اپنے دین کی طرف پلٹ آئیں گے تو ہماری عزت و مرتبہ بھی واپس لوٹ آئے گی۔

واللہ اعلم۔